پسماندہ گروپوں کی ترقی اور مجازیت

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مہارتیں	سرگرمی
25	پسماندہ گروپوں کی ترقی اور مجازیت	خود آگہی، بین ذاتی تعلقات مسائل کا حل، تخلیقی غور وفکر	پسماندہ گروپوں کی سماجی ومعاشی حالت کو سمجھنا

مفہوم ومعنی

ہندوستان کو 1947 میں غیر ملکی حکمرانی سے آزادی ملی۔ اس کے ساتھ ہی غریبی، ناخواندگی، بھوک اور سماجی فرق وامتیاز سے نجات حاصل کرنے کی ہماری نئی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ سماجی، معاشی ترقی کی ہدف کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے مختلف سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ کمزور اور پسماندہ طبقات مثلاً درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دوسرے پچھڑے ہوئے طبقات اور عورتوں میں بااختیار بنانا ہماری ترقیاتی حکمت عملی کا ایک اٹوٹ حصہ رہا ہے۔

سماجی، معاشی ترقی کا مفہوم:

- **سماجی ترقی:** سماجی ترقی کا مطلب سماجی اداروں کو مضبوط بنانا صحت اور تعلیمی سہولیات کو بہتر بنا کر سماج کی تعمیری صلاحیت کو اس طرح بڑھانا کہ وہ سماج کے سبھی طبقات کی آرزوؤں کو پورا کر سکے۔ سماجی فرق وامتیاز پر قابو پانا اور سماج میں ترقی پسند رویوں اور برتاؤ کو بڑھاوا دینا۔
- **معاشی ترقی:** مجموعی گھریلو پیداوار، قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ سماجی ترقی کے لیے اہم اور لازمی ہے، لیکن معاشی ترقی کے تصور کا منہدم اس سے بھی بہت زیادہ ہے مثلاً معاشی فلاح وبہبود، ترقی کے فوائد کی مساوی تقسیم کو اس انداز سے یقینی بنانا کہ یہ خاص طور سے سماج کے پسماندہ طبقات کو فائدہ پہنچا سکے۔

پائدار ترقی

پائدار ترقی (تحفظ پسندانہ ترقی) ایک وسیع تصور ہے، جس کی وضاحت اس طرح سے کی گئی ہے: وہ ترقی جو مستقبل کی نسلوں کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت سے سمجھوتہ کیے بغیر حال کی ضروریات کو پورا کرے۔ پائدار ترقی ماحول دوست ترقی ہوتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد معاشی اور سماجی فلاح وبہبود کی مناسب اور مساوی تقسیم کی سطح کو حاصل کرنا ہوتا ہے جو نوع انسانی کی کئی نسلوں تک کے لیے مسلسل دوامی ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں سماجی ومعاشی ترقی

ملک کی آزادی کے فوراً بعد سے ہی اس کی ترقی کے لیے مختلف پالیسیوں اور پروگراموں پر عمل درآمد کیا گیا۔ 1991ء میں نرم کاری اور عالم کاری کی پالیسیوں کو اختیار کرنے کے بعد غربت میں نمایاں کمی آئی ہے گو کہ 27.5 فی صد ہندوستانی آج کی غریبی کی لائن سے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ (2000-05 کے اندازے کے مطابق)

ہندوستان سماجی۔معاشی عدم توازن

آزادی کے بعد ہندوستان میں منصوبہ بند معاشی ترقیاتی حکمت عملی کا ہدف سبھی علاقوں میں ترقی کی پیش رفت کے ذریعہ علاقائی عدم توازن کو کم کرنا تھا۔لیکن علاقائی عدم توازن نمایاں طور پر آج بھی موجود ہے۔اس کے علاوہ کچھ انسان ساختہ فرق مثلاً فی کس آمدنی میں فرق، ناہموار زرعی اور صنعتی پیداوار، ذرائع نقل وحمل اور کمیونکیشن کی غیر متوازن وسعت، خواندگی شرح وغیرہ۔ یہ ایسی خطرناک اور دشوار چنوتیاں ہیں، جن کا سامنا کرنا ہے۔

ہندوستان میں علاقائی عدم توازن کے اسباب

- تاریخی مناظر
- جغرافیائی عوامل
- قدرتی وسائل کی غیر ہموار تقسیم
- قومی منڈیوں اور بڑے کاروباری مراکز سے دوری
- بنیادی ڈھانچوں کی قلت
- کمزور انتظامیہ، قانون اور نظم وضبط کے مسائل، قومی وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی عدم صلاحیت، بصیرت کی کمی وغیرہ ایسے مسائل ہیں جو ترقی کو سست بناتے اور عدم توازن پیدا کرتے ہیں۔

سماج کے پسماندہ طبقات

ہندوستان جیسے متنوع ملک میں ترقی کے نتائج تک مساوی رسائی کو یقینی بنانا ایک بڑی چنوتی ہے۔ ہندوستان قابل ذکر پیش رفت کر رہا ہے، لیکن مختلف سماجی گروپ آج بھی سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ اور بچھڑے ہوئے ہیں۔اس طرح کے کچھ گروپ درج فہرست ذاتیں، درج فہرست قبائل، دوسرے پسماندہ طبقات، اقلیتیں اور عورتیں ہیں۔

درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کی آبادی کو با اختیار بنانا

سماجی انصاف کے ساتھ سماجی اور معاشی مجازیت درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دوسرے پسماندہ گروپوں کے حالات کو بہتر بنانے کی حکومت ہند کی سہ پرتی حکمت عملی ہے۔

A) **سماجی مجازیت**

مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم، اسکول اور اعلیٰ تعلیم کو جاری رکھنے کے اسکالرشپ، مختلف مقابلہ جاتی امتحان کے لیے مفت کوچنگ اور ہوسٹل کی مفت سہولت۔

B) **معاشی مجازیت**

آمدنی پیدا کرنے کے مختلف پروگرام کو شروع کیا گیا ہے۔این ایس ایف ڈی سی، این ایس کے ایف ڈی سی، این ایس ٹی سی ڈی سی، ایس سی ڈی سی، ٹی آر آئی ایف ای ڈی کچھ ایسی تنظیمیں ہیں، جو درج فہرست ذاتوں/ قبائل کو مالی مدد فراہم کرتی ہیں۔

C) **سماجی انصاف:** ریزرویشن کی شکل میں اثباتی قدم شروع کیا گیا۔ سبھی حکومتی دفاتر اور اداروں میں درج فہرست ذاتوں/ قبائل کے لیے سیٹیں ریزرو ہیں۔

عورتوں کو با اختیار بنانا

آئین ہند جنس کی بنیاد پر فرق و امتیاز کی ممانعت کرتا ہے اور جنس کی بنیاد پر برابری اور انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ یہ ریاست کو عورتوں کے حق میں مثبت امتیاز کے لیے اقدامات کرنے کا بھی اختیار دیتا ہے۔لیکن ہندوستان میں عورتوں کی حالت کے لحاظ سے منظور شدہ ہدفوں اور حقیقت کے درمیان وسیع خلا اب بھی موجود ہے۔عورتوں کو با اختیار بنانے کے لیے حکومت ہند کے درج ذیل اقدامات کیے ہیں۔

A) **معاشی اختیار:**

مختلف صنعتی سیکٹروں مثلاً الیکٹرونکس، آئی ٹی، فوڈ پروسیسنگ میں شرکت کی۔

- صلاحیت فراہم کرنے کے لیے تربیتی پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔
- بچوں کی دیکھ ریکھ، مراکز اطفال اور کام کی جگہوں پر امدادی خدمات فراہم کی گئی ہیں۔

B۔ **سماجی اختیار:**

- تعلیم تک یکساں رسائی، لڑکیوں کے لیے خصوصی فائدوں کا بندوبست
- زندگی کے بھی مراحل پر عورتوں کی تغذیاتی ضروریات کی تکمیل
- گھریلو اور سماجی سطح پر عورتوں کے خلاف تشدد کو روکنے کے لیے قانونی اقدامات

C: **سیاسی اختیار:**

73 ویں اور 74 ویں آئینی ترمیم میں دیہی اور شہری مقامی اداروں میں عورتوں کے لیے 33.3% سیٹوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔عوامی زندگی میں عورتوں کی شرکت میں اضافہ کرنے کے لیے یہ قدم ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سماجی، معاشی ترقی سے متعلق اہم پالیسیاں اور پروگرام

سب کے لیے تعلیم:

کچھ مخصوص اقدامات حسب ذیل ہیں:

- قومی خواندگی مشن 1988 کا مقصد 15 سے 35 برس کے بالغوں کو رسمی تعلیم فراہم کرنا ہے۔
- سروشکشا ابھیان 2001 کا مقصد 14-6 سال کے گروپ کو اسکولوں میں
- یامڈڈے طعام
- 86 ویں آئینی ترمیم، 2002 نے 14-6 سال کی عمر کے گروپ کے سبھی بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کو بنیادی حق بنا دیا۔
- پارلیمنٹ نے مفت اور لازمی تعلیم ایکٹ 2007 کو منظور کیا اور یہ 2010 میں نافذ ہوگیا۔

سب کے لیے صحت:

سب کے لیے صحت کو ڈبلیو ایچ او/ یونیسیف کی 1976 میں الما رتا میں منعقدہ میٹنگ میں پیش کیا گیا تھا۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے حکومت ہند قومی دیہی صحت مشن جیسے پروگراموں کو شروع کیا اور اس سے متعلقہ پروگرام مثلاً جنانی سرکشا پروگرام، کمشوری شکتی پروگرام، بالیکا سمردھی یوجنا وغیرہ بھی شروع کیے گئے۔

اپنا تجزیہ کریں

سوال: سماجی، معاشی ترقی سے کیا مراد ہے۔ ہندوستان میں عدم توازن کے کیا اسباب ہیں؟

سوال: کمزور/ پسماندہ گروپوں کی بہتری کے لیے اقدامات کیوں ضروری ہیں؟

سوال: درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کو با اختیار بنانے کے لیے حکومت کی جناب سے کیے گئے اقدامات بیان کیجیے۔